

ہوگا کوئی ایسا بھی کہ غالب کو نہ جانے
شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بد نام بہت ہے
دوسرے مصرع
میں تعقید ہے ،
"ریخ" کا تعلق ،

"بہت" سے ہے ۔ درمیان "کہ کم ہے مے گلہام" خاصا لمبا جملہ معترضہ آ
پڑا ہے ، لیکن مطلع تھا ، دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف کی پابندی ناگزیر
تھی اور "بہت ہے" کا ثبوت الگ الگ درکار تھا ، اس لیے مجبوراً یہ طریقہ کرنا
پڑا ۔

۲۔ لغات - دُرُو : تلچھٹ

شرح : ساقی سے یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے ، ورنہ حق یہ ہے کہ
مجھے شراب کی ضرورت نہیں ، وہی تلچھٹ کافی ہے ، جو جام شراب کی تر میں
مزا ہم ہو جاتی ہے ۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ شرم کیوں آتی ہے ؟ اس کے مختلف وجوہ ذہن
میں آتے ہیں :

۱۔ ساقی سمجھے گا کہ یہ تو بڑا ہی کم ہمت اور بے حوصلہ شراب نوش ہے
جو صرف تلچھٹ پر گزارہ کر لینا کافی سمجھتا ہے ۔

۲۔ اسے خیال ہوگا کہ یہ کوئی حقیر اور ذلیل شخص ہے ، جسے کسی اچھی محفل
میں بیٹھنے اور پینے کا موقع بھی نہیں ملا ۔

۳۔ وہ سمجھے گا کہ یہ تنک ظرف شراب نوش ہے ۔

۴۔ قناعت ، جو سیر چشمی و باہمتی کی علامت ہے ، موقع و محل کے اعتبار
سے تحقیر کا باعث بن جائے گی ۔ عوز کیا جائے تو صورت حال کے لحاظ سے اور
بھی وہیں پیدا ہو سکتی ہیں ۔

۵۔ شرح : جب تک میں آشیانے میں تھا ، ہر لحظہ اندیشہ لگا رہتا
تھا کہ صیاد کہیں نہ کہیں کمان میں تیر جوڑے گھات میں چھپا بیٹھا ہوگا ۔ اب گرفتار